Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Urdu Class#11 FBISE

نظم # 2

National Book Foundation

Follow Our Socials

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

نظم : نعت

شاعر : سید نفیس شاہ

شعر نمبر ۱ : اے رسولِ امیں ﷺ خاتم المرسلیں ﷺ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا با صدق و یقیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

مفہوم : نبی کریم ﷺ آپ اللہ کے سچے رسول اور آخری پیغمبر ہیں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ آپ جیسا کوئی اور اس دنیا میں نہیں۔

تشریح :

سید نفیس شاہ ایک قادر الکلام شاعر اور خطاط تھے۔ انھوں نے کلامِ اقبال کی خوب صورت خطاطی کی۔ جذبات کی گہرائی، پر تاثیر لہجہ، موسیقیت اور روانی ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

زیرِ تشریح شعر میں شاعر نے نبی پاک ﷺ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا ہے اور آپؐ کے دو القابات بہت خوبی سے استعمال کیے ہیں، پہلا یہ کہ وہ رسولِ امیں ہیں۔ امین کا مطلب ہے امانت دار، جس پر اعتماد اور بھروسہ کیا جا سکے، یہ لقب آپ کو ایمانت داری کی بنا پر دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ بعثت سے پہلے بھی مکہ میں صادق اور امین کے القابات سے جانے جاتے تھے، آپؐ اللہ کے معتبر رسول ہیں۔ دوسرا لقب خاتم المرسلیں ہے، نبی پاک ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں ان پر نبوت کا سلسلہ مکمل ہوتا ہے، ان کی تعلیمات رہتی دنیا تک تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔ انہیں اللہ کا آخری پیغمبر ماننا ایمان کا لازمی حصہ ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل ہے،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیا کے آخر میں ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ (الاحزاب)

حدیثِ مبارکہ ہے: (ترجمہ) اب نبوت اور رسالت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے لٰہذا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ بطور مسلمان ہمارا پوری سچائی کے ساتھ یقین ہے کہ آپؐ جیسا پوری دنیا میں کوئی اور نہیں، آپؐ اپنی ذات اور صفات میں بے مثل ہیں۔

بقول شاعر : سب سے اعلیٰ تیری سرکار ہے، سب سے افضل
میرے ایمانِ مفصل کا یہی ہے مجمل

نبی پاک ﷺ سے محبت اور ان کی اطاعت ہمارے ایمان کا لازمی حصہ ہے قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے نبی ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔

آیت (ترجمہ) : جس نے رسول کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

studybeesofficial

زیرِ تشریح شعر مطلع کی طرز پر کہا گیا ہے، دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ القابات کے عمدہ استعمال نے شعر کے معنوی حسن میں اضافہ کیا ہے ۔طویل، مترنم بحر کی موسیقیت لاجواب ہے۔ صنعتِ تکرار کے استعمال سے شعر میں بھرپور تاثر پیدا ہوتا ہے، "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار نبی ﷺ کے بلند مقام و مرتبے اور شاعر کی محبت کی شدت کو اجاگر کرتی ہے اور قاری پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

شعر نمبر ۲ : **دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے ،جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے**

اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مفہوم : اللہ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آپ ﷺ کو بہترین انداز میں خلق کیا اور بے شمار خوبیوں اور کمالات سے نوازا، آپؐ کی صفات اور حسن ازل سے ابد تک بے مثل ہے، آپؐ کا کوئی ثانی نہیں۔

تشریح :

شاعر نبی پاک ﷺ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی ذات و صفات پر روشنی ڈالتا ہے۔ پہلے مصرعے میں اللہ کی قدرتِ کاملہ اور حسنِ تخلیق کو بیان کیا ہے کہ اللہ نے اپنی قدرت سے نبیؐ کو بہترین انداز میں تخلیق کیا، انھیں بے شمار خوبیوں سے آراستہ کیا، جسمانی لحاظ سے بے مثل خوب صورتی سے نوازا، روحانی کمالات سے متصف کیا۔ نبی کریم ﷺ کے اخلاق ایسے تھے کہ خود قرآن میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز کیا۔

حضرت عائشہؓ سے کسی نے نبیؐ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا خلق خود قرآن ہے۔

بقول شاعر : حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

دوسرے مصرعے میں شاعر نے صنعتِ تضاد کا عمدہ استعمال کیا ہے اور نبی پاکؐ کے حسن کی تعریف کرتے ہوئے انھیں ازل سے ابد تک کے لیے بے مثال قرار دیا ہے یعنی آپ کی ذات اور صفات کا حسن ہمیشہ سے ہے اور قیامت تک آپ کی کوئی مثال نہیں ہو گی، آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ شاعر نے نبی ﷺ کی تعریف میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ اس کی محبت کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ایک مسلمان کا دل اللہ کے نبیؐ کی محبت سے سرشار ہوتا ہے، اسے اس دنیا میں کوئی ان کے جیسا دکھائی نہیں دیتا ،ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہی اس کی نجات ہے، نبی پاک ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا دنیا اور آخرت میں فلاح کا ضامن ہے۔

بقول شاعر : محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے

شعر میں صنعتِ تضاد کے عمدہ استعمال سے معنوی حسن پیدا کیا گیا ہے۔ طویل، مترنم بحر کی موسیقیت لاجواب ہے۔ صنعتِ تکرار کے استعمال سے شعر میں بھرپور تاثر پیدا ہوتا ہے، "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار نبی ﷺ کے بلند مقام و مرتبے اور شاعر کی محبت کی شدت کو اجاگر کرتی ہے اور قاری پر گہرا اثر چھوڑتی ہے
۔

شعر نمبر ۳ : **بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی**

سید الاولیں، سید الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مفہوم : اللہ نے کائنات تخلیق کی پھر نبی پاک ﷺ کو دنیا کی رہنمائی کے لیے بھیجا، اول و آخر آپ ﷺ ہی لوگوں کی رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہیں، آپؐ کا کوئی ثانی نہیں۔

تشریح :

اس شعر میں شاعر نبی پاک ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ پہلے اس کائنات کی محفل سجائی گئی، اس کے بعد نبیؐ کی ذات کو اس دنیا میں بھیجا گیا گویا آپؐ کی آمد سے اس بزم کی سجاوٹ مکمل ہو گئی۔ اللہ رب العزت نے اس دنیا کو تخلیق کیا، تمام روحوں کو پیدا کیا اور ان سے عہد لیا کہ اللہ ہی ان سب کا

studybeesofficial

رب ہے اسے عہدِ الست کہتے ہیں، یہ عہد قیامت تک آنے والی سب روحوں سے لیا گیا جن میں نبی پاک کی ذاتِ مبارکہ بھی شامل تھی پھر اللہ تعالی نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے اس دنیا میں پیغمبر مبعوث فرمائے جو اپنے اپنے وقت پر آئے اور توحید کا پیغام دیا، یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ محمد اس دنیا میں تشریف نہیں لائے گویا سب انبیا سے آخر میں اللہ نے محمدؐ کو اس دنیا میں بھیجا۔ آپ نے اللہ کی وحدانیت کے پیغام لوگوں کے دلوں کو روشن کیا، اس دنیا کے گوشے گوشے میں دینِ اسلام کی تعلیمات روشنی بن کر سامنے آئیں، بقول شاعر :

پھوٹا جو سینہ شبِ تارِ الست سے

اس نورِ اولیں کا اجالا تم ہی تو ہو

گویا اللہ تعالی نے نبیؐ کو خاتم النبیین بنا کر دنیا میں بھیجا تاکہ کائنات کی تخلیق کا مقصد مکمل ہو جائے۔ آپ ﷺ کی ذات کائنات کی تکمیل اور حسن کا باعث ہے۔ آپ ﷺ سید الاولیں اور سید الآخریں ہیں یہ الفاظ نبیؐ کی عظمت اور قیادت کو ظاہر کرتے ہیں کہ آپؐ ہی اول و آخر دنیا میں لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ ہیں، آپؐ کو جو مرتبہ حاصل ہے وہ دنیا میں کسی اور کو حاصل نہیں۔ نبیؐ کی اطاعت در حقیقت اللہ کی اطاعت ہے اور دنیا و آخرت میں فلاح کا ذریعہ بھی ہے۔

بقول شاعر : کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

شعر میں صنعتِ تضاد کے عمدہ استعمال سے معنوی حسن پیدا کیا گیا ہے۔ طویل، مترنم بحر کی موسیقیت لاجواب ہے۔ صنعتِ تکرار کے استعمال سے شعر میں بھرپور تاثر پیدا ہوتا ہے، "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار نبی ﷺ کے بلند مقام و مرتبے اور شاعر کی محبت کی شدت کو اجاگر کرتی ہے اور قاری پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

شعر نمبر ۴ : تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا

کیا عرب کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مفہوم : آپ ﷺ کی ذات دونوں جہانوں کے لیے باعثِ رحمت ہے، آپؐ کی تعلیمات پوری دنیا میں نافذ ہیں، چاہے عرب ہو یا عجم سب آپ کے زیرِ اثر ہیں، آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں۔

تشریح :

اس شعر میں نبی ﷺ کی عظمت اور شان کو بیان کیا گیا ہے، شاعر کہتا ہے کہ نبیؐ کا حکم اس پوری دنیا میں جاری ہوا، عرب ہوں یا عجم سب آپ ﷺ کر زیرِ اثر ہیں، سب پر آپؐ کی دھاک قائم ہے۔ شاعر نے "سکہ رواں ہونا" محاورہ عمدگی سے استعمال کیا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ کی تعلیمات اور دینِ اسلام کے اصول پوری دنیا میں نافذ ہیں۔

بقول شاعر : کشور کشائے بحر و بر احساں ہے تو سر بسر

تو ہر زماں کی آبرو

نبی ﷺ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کے لیے بے شمار تکالیف سہیں، ان گنت مشکلات کا سامنا کیا لیکن ہمت نہ ہاری، ایک وقت تھا کہ مکہ کی سرزمین مسلمانوں کے لیے تنگ ہو گئی تو انھیں مدینہ ہجرت کا حکم ہوا پھر مدینہ میں دین نے طاقت پکڑی اور مدینہ اسلام کی پہلی ریاست بن کر ابھرا پھر دنیا نے وہ وقت بھی دیکھا جب نبی ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ ایک عظیم فاتح کے طور پر مکہ میں داخل ہوئے۔ سرزمینِ مکہ ان کی شان کی گواہ ہے۔ نبی پاک ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ نے دین کی تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا، عرب ممالک ہوں یا عجم، پوری دنیا میں عظیم فتوحات کی تاریخ رقم کی۔ دینِ اسلام کی وسعت اور ترویج نبی ﷺ کی عظمت کی گواہ ہے۔ نبی ﷺ جیسا کوئی اس دنیا میں نہیں، آپ اپنی ذات اور صفات میں بے مثل ہیں۔

بقول شاعر : تو آیا ظلمتِ شب میں پیامِ صبحِ نو لے کر

افق سے تا افق پھیلائی حق کی روشنی تو نے

studybeesofficial

شعر میں صنعتِ تضاد کے عمدہ استعمال سے معنوی حسن پیدا کیا گیا ہے۔ طویل، مترنم بحر کی موسیقیت لاجواب ہے۔ صنعتِ تکرار کے استعمال سے شعر میں بھرپور تاثر پیدا ہوتا ہے، "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار نبی ﷺ کے بلند مقام و مرتبے اور شاعر کی محبت کی شدت کو اجاگر کرتی ہے اور قاری پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

شعر نمبر ۵ : **تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی**
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مفہوم : اس زمین کی وسعتیں نبی پاک ﷺ کی عظمت اور شان کی عکاس ہیں اور آپ کا مقام و مرتبہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچا ہوا ہے، آپ ﷺ کی سانسوں میں جنت کے پھولوں کی خوشبو شامل ہے، آپؐ کا کوئی ثانی نہیں۔

تشریح :

اس شعر میں شاعر نبی پاک ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرتا ہے کہ آپ کے انداز میں زمین کی سی کشادگی اور آسمان جیسی بلندی پائی جاتی ہے، آپؐ کی صفات بے شمار ہیں، آپؐ کی ذات اتنی بلند مرتبہ ہے کہ اللہ کی تخلیق کردہ اس وسیع و عریض زمین کے ہر گوشے میں آپؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے موجود ہیں۔ نبیؐ نے اپنی بعثت کے بعد جب دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز کیا تو کوئی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ کبھی اس نبی کے ماننے والے دنیا پر حکومت کریں گے۔ نبی پاک ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام اور ان کے بعد میں آنے والے مسلمانوں نے فتوحات کی ایک وسیع تاریخ رقم کی، اسلام دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلا اور مسلمانوں نے دینِ اسلام کے سانچے میں ڈھل کر پوری دنیا میں اس دین کا نام روشن کیا۔ نبی پاک ﷺ کا مقام اتنا بلند ہے کہ آسمان کی بلندیاں اس کی امین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو معراج کے موقع پر اپنے عرش پر بلایا اور ان کے طفیل پوری امتِ مسلمہ کو بلند مقام حاصل ہوا۔

بقول شاعر : عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام
اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں

دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ کے وجود، آپؐ کی سانسوں میں جنت کے پھولوں کی خوشبو ہے یعنی آپؐ کے حسنِ عمل اور کردار کی پیروی کی جائے تو جنت کی منازل آسان ہو جائیں۔ آپؐ کی تعلیمات، آپؐ کی سیرتِ مبارکہ پر عمل پیرا ہونا جنت کا ضامن ہے۔ آپؐ بے مثل ہیں اس دنیا میں آپؐ کی کوئی مثال نہیں۔

بقول شاعر : اسوہ ہے آپؐ کا مہ کامل کی چاندنی
فکر و عمل کا گلشنِ بے خار آپؐ ہیں

شعر میں صنعتِ تضاد کو بخوبی برتا گیا ہے، فرش اور عرش کے الفاظ کے استعمال سے مقام و مرتبے کی وسعت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ طویل، مترنم بحر کی موسیقیت لاجواب ہے۔ صنعتِ تکرار کے استعمال سے شعر میں بھرپور تاثر پیدا ہوتا ہے، "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار نبی ﷺ کے بلند مقام و مرتبے اور شاعر کی محبت کی شدت کو اجاگر کرتی ہے اور قاری پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

شعر نمبر ۶ : **سدرۃ المنتہیٰ رہ گزر میں تری ، قابِ قوسین گردِ سفر میں تری**
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مفہوم : معراج کے موقع پر آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے بھی بلند مقام پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ جبرئیلِ امیں بھی پیچھے رہ گئے، آپؐ کو قربِ الٰہی کی جو سعادت حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی، آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں۔

تشریح :

studypeesofficial

اس شعر میں شاعر نے صنعتِ تلمیح کا استعمال کیا ہے اور معراج کے واقعے کی طرف اشارہ ہے جب اللہ رب العزت نے نبی پاک ﷺ کو اپنے عرش پر بلایا ۔جبرئیلؑ اس سفر آپؐ کے ہمراہ تھے۔ سدرۃ المنتہیٰ آسمانوں کی بلند ترین جگہ ہے جہاں سے آگے نبیؐ اکیلے تشریف لے گئے اور جبرئیلؑ ساتھ نہ تھے گویا یہ وہ مقام ہے جو اس سفر میں آپؐ کے راستے میں آتا ہے یہ بیان آپ ﷺ کے بلند مقام اور عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

بقول شاعر : جلتے ہیں جبرئیلؑ کے پر جس مقام پر

اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

قابِ قوسین کا مطلب ہے دو کمانوں کے برابر فاصلہ جو مجازاً قربِ الٰہی کو ظاہر کرتا ہے، اس موقع پر نبیؐ کو عرشِ الٰہی پر بلایا گیا، اللہ کی قربت کا یہ مقام بلند کبھی کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ نبی ﷺ کے طفیل پوری امتِ مسلمہ کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔ آپؐ بے مثل ہیں اس دنیا میں آپؐ کی کوئی مثال نہیں۔

بقول شاعر : قرآن سے یہ حقیقتِ کبریٰ ہوئی عیاں

ہم پر خدائے پاک کا احسان حضورؐ ہیں

شعر میں صنعتِ تلمیح کے عمدہ استعمال سے معنوی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ طویل، مترنم بحر کی موسیقیت لاجواب ہے۔ صنعتِ تکرار کے استعمال سے شعر میں بھرپور تاثر پیدا ہوتا ہے، "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار نبی ﷺ کے بلند مقام و مرتبے اور شاعر کی محبت کی شدت کو اجاگر کرتی ہے اور قاری پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

شعر نمبر ۷ : کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں

توبہ توبہ ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مفہوم : آپ ﷺ کی کامل شخصیت اور جامع صفات کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں، آپؐ بے مثل ہیں، اس دنیا میں کوئی آپؐ جیسا نہیں۔

تشریح :

اس شعر میں شاعر نبی پاک ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے سوالیہ انداز اپناتا ہے کہ کوئی یہ بتائے کہ میں جو نبی کریم ﷺ، اللہ کے پیارے نبیؐ کا سراپا لکھنے بیٹھا ہوں تو کیسے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں۔ شاعر اس سلسلے میں اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے کہ اتنی جامع الصفات شخصیت کا مکمل احاطہ کرنا، ان کی تمام صفات کو قلمِ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ اگر ان کی مثال پیش کرنا چاہیں تو کیا اس دنیا میں کوئی ایسا ہے کہ جسے آپ ﷺ کا ثانی کہا جا سکے۔ دوسرے مصرعے میں شاعر توبہ توبہ کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اس خیال کو رد کرتا ہے کہ ایسا سوچنا بھی گناہ ہے کہ دنیا میں کوئی آپؐ کی مثال پیش کی جا سکتی ہے، اس خیال سے بھی توبہ کرنی چاہیے۔ جو اعلیٰ مقام اور مرتبہ آپ ﷺ کو اللہ رب العزت نے عطا فرمایا کوئی اس کا عشرِ عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا، نبیؐ کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت قرار دیا، آپ ﷺ کے اخلاق قرآن کی تفسیر ہیں۔

بقول شاعر : اے مرسلِ پاکیزہ خو کس خلق کا پیکر ہے تو

قرآں ہے گویا ہو بہو

آپ ﷺ سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے، آپؐ نے خود ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین، اس کی اولاد اور دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ بطور مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی ہمارے نبی ﷺ جیسا نہیں ہو سکتا۔ آپؐ اپنی ذات اور صفات میں کامل ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اور آپؐ سے محبت کی شدت تقاضا کرتی ہے کہ شخصیت کے کامل بیان کے لیے الفاظ کا چناؤ بھی شایانِ شان ہو اور بیان کی کیفیت میں ایسا تقدس پایا جائے جو شخصیت نگاری کا حق ادا کر سکے اسی لیے شاعر کو اپنی کم مائیگی کا احساس ہو رہا ہے۔ نبی ﷺ کا کوئی ثانی نہیں، آپ ﷺ بے مثل ہیں۔

بقول شاعر : مجھ کو فقط عزیز ہے الفت رسول کی

زادِ رہِ نجات ہے چاہت رسول کی

studypeesofficial

شعر میں صنعتِ تکرار کے استعمال سے شعر میں بھرپور تاثر پیدا ہوتا ہے، "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار نبی ﷺ کے بلند مقام و مرتبے اور شاعر کی محبت کی شدت کو اجاگر کرتی ہے اور قاری پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

studybeesofficial studybeesofficial